ادبیات

غزل

از

جناب الم مظفر نگری

یہ طے ہے سجدے ہمیں کرینگے نگاہ سے دل سے سر سے پہلے
نیازِ الفت ہو آشنا تو ذرا ترے سنگِ در سے پہلے

پہنچ ہی جاتا ہے تا بمنزل ہر ایک اہلِ سفر سے پہلے
جو راہِ زندگی میں گزرنے مقامِ فکر و نظر سے پہلے

اسی نے سینچا تھا گلستانِ وفا کو خونِ جگر سے پہلے
لیا تھا جس نے مزہ خودی کا مآلِ غم کے اثر سے پہلے

تجلیِ حسن کو نکھارا مری نگاہِ جواں اثر نے
کوئی بھی جلوہ نہ دل نشیں تھا نگاہ جلوہ نگر سے پہلے

حقیقتِ سوز و ساز کیے تھے اگرچہ محفل میں رازداں سب
کوئی نہ سمجھا کہ جل بجھا کیوں پتنگ شمعِ سحر سے پہلے

بہار آنے پہ لے اڑونگا قفس کو بھی کیا حدِ چمن تک
یہ مشورہ ہم صفیر کر لوں میں قوتِ بال و پر سے پہلے

ذرا ٹھہر کر ذرا سنبھل کر حریمِ فطرت میں ہونگے داخل
نگاہِ کچھ لطف تو اٹھا لے جمالِ بیرونِ در سے پہلے

حقیقتہً کامیاب منزل ہے اپنی منزل پہ وہ مسافر
سفر کا انجام سوچ لے جو ارادۂ ہر سفر سے پہلے

کہاں گوارا تھا زندگی میں جنوں کو احسان رنگ و بو کا
میں خود ہی دیوانہ بن گیا ہوں بہارِ دیوانہ گر سے پہلے

یہ جوشِ طوفانِ اشکِ پیہم اب اسکے روکے سے کیا رکیگا
تھی بے خبر چشمِ خونفشاں خود مذاقِ خونِ جگر سے پہلے

جہاں ہیں قصرِ شہنشہی کی بلندیاں رشکِ بام گردوں
وہیں تھی پستی کی حکمرانی حکومتِ بام و در سے پہلے

ذرا بھی رسمِ وفا نہ سمجھے حریفِ آدابِ محفلِ غم
اٹھا کے پروانوں کے جنازے اٹھے نمودِ سحر سے پہلے

ابھی ہے مشغول ذکر ہستی سنائے گا داستانِ دل بھی
ذرا الم ہو چکے تو فارغ فسانۂ مختصر سے پہلے